جلد ۲۲ | مورخہ ۱۷ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۵

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۵ء کا افتتاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ولولہ انگیز اور دل ہلا دینے والی تقریر اور سب کمیٹیوں کا تقرر

قادیان ۱۹ اپریل آج احباب کی کثرت کی وجہ سے خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں تشریف لے گئے۔ اور نمائندگان بھی پہنچ گئے۔ چار بجے کے قریب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے کی تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اور پھر ایک گھنٹہ کے قریب افتتاحی تقریر فرمائی جس میں حضور نے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو پوری طرح محسوس کریں۔ اور اپنی اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کو خدمت دین کے لئے بیدار کریں۔ اب کسی کو ڈھیل دینے کا وقت نہیں رہا۔

خدا تعالےٰ کے دین کے لئے جو ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ آگے قدم بڑھائے۔ اور جو یہ نہیں کر سکتا۔ وہ جماعت کے لئے بوجھ ہے۔ اس کے بوجھ کو اب برداشت نہیں کیا جائے گا۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ بے شک ہمارا کام نہایت مشکل ہے۔ اور ہمارے پاس اس کے کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے سپرد یہ کام اس نے کیا ہے۔ جس کے پاس سب کچھ ہے۔ اس لئے وہ ہمیں ضرور کامیاب کرے گا۔ ضرورت پختہ ایمان۔ کامل اخلاص اور پختہ ارادہ کی ہے۔ اس کے لئے اگر صرف اتنے ہی لوگ تیار ہو جائیں۔ جتنے اس مجلس میں موجود ہیں تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آخر میں پھر حضور نے نمائندگان کو ارشاد فرمایا کہ وہ خود دین کے لئے اپنے اندر پورا جوش اور اخلاص پیدا کریں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں کو بیدار کریں۔ اور اگر کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو اس کا فرض ہے۔ کہ ہمیں اطلاع دے۔ ہم خود مناسب انتظام کریں گے۔

حضور کی تقریر تمام نمائندگان اور وزیٹروں نے دل لگا کر سنی اور اس کو عمل میں لانے کا پورا تہیہ کر لیا۔ تقریر ختم کرنے کے بعد حضور نے ناظر صاحبان کو ارشاد فرمایا کہ ایجنڈا میں درج شدہ اپنے اپنے صیغہ کی تجاویز پیش کریں تاکہ انکے لئے سب کمیٹیاں تجویز کی جائیں۔ اس پر حسب ذیل سب کمیٹیاں حضور نے منظور فرمائیں:۔

(۱) اکیس ممبروں پر مشتمل سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ۔ صدر جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ اور سیکرٹری جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب۔

(۲) ۱۵ ممبروں پر مشتمل سب کمیٹی امور عامہ۔ صدر جناب شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹرایٹ لاء لائلپور اور سیکرٹری خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ۔

(۳) ۲۴ ممبروں پر مشتمل سب کمیٹی بیت المال۔ صدر جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ سی فیروز پور اور سیکرٹری جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال۔

اس پر چھ بجے کے قریب اجلاس برخاست ہوا تاکہ سب کمیٹیاں اپنی رپورٹیں تیار کر کے صبح کے اجلاس میں پیش کریں۔ سب کمیٹیوں نے رات کو بہت دیر تک کام کر کے اپنی رپورٹیں مکمل کیں۔

اب کے سٹیج ہال کی مشرقی جانب بنائی گئی۔ اور رخ مغرب کی جانب رکھا گیا۔ مشرقی جانب کی نچلی گیلری میں خواتین کی نشست کا باپردہ انتظام کیا گیا۔ نمائندگان کی تعداد ۴۲۴ تھی۔ جو گزشتہ سال سے پہلے دن چار سو تھی۔ ان نمائندوں میں صوبہ سرحد۔ جناب مع ریاست ہائے۔ یو۔پی۔ سی۔پی۔ بہار۔ بمبئی۔ سندھ۔ حیدرآباد دکن کی احمدی جماعتوں کے قائم مقام شریک تھے۔ علاوہ ازیں جماعت ہائے ویسٹ افریقہ کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ہال کی مغربی جانب کی نچلی گیلری اور اوپر کی چاروں طرف کی

سو وہ گیلریاں وزیٹروں کے لئے مخصوص تھیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ نمائندوں کے لئے علیحدہ اور وزیٹرز کے علیحدہ ٹکٹ تھے۔ اور ہر شخص ہال میں حسب معمول ٹکٹ کے ذریعہ داخل ہوا۔ سب کمیٹیوں کے انتخاب کے بعد۔۔۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی شملہ کو روانگی

معززین پنجاب کی طرف سے شاندار الوداع

سپیشل سیلون میں نماز باجماعت کا روح پرور نظارہ

لاہور ۲۰ اپریل۔ انگریزی روزنامہ ٹریبیون ۲۰ اپریل لکھتا ہے۔ کہ

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب جنہوں نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں کامرس ممبرشپ کا چارج سر جوزف بھور سے بذریعہ تار ۱۳ اپریل کو لیا تھا۔ آج رات بذریعہ ڈاک گاڑی شملہ روانہ ہو گئے۔ لاہور کے سٹیشن پر آپ کے احباب اور مدح خوانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے جس میں لاہور کے علاوہ مضافات مثلاً سیالکوٹ، گجرات شیخو پورہ۔ فیروز پور۔ قادیان اور لائلپور کے لوگ بھی شامل تھے۔ آپ کو شاندار طریق پر الوداع کہی۔ الوداع کہنے والوں میں سر سکندر حیات خاں سابق ریونیو ممبر اور حال ڈپٹی گورنر ریزرو بنک کے علاوہ جو چند روز کے لئے لاہور آئے ہوئے ہیں۔ خان بہادر نواب احمد یار خانصاحب دولتانہ۔ ملک محمد الدین صاحب صدر لاہور میونسپلٹی۔ مسٹر جسٹس دین محمد۔ مسٹر نسیم حسین۔ خان بہادر شیخ امیر علی اور دیگر ممتاز ہستیاں تھیں۔ اس تقریب کا ایک عجیب پہلو یہ تھا۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے سپیشل سیلون کے دروازہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ جس میں جمع ہونے والے لوگ بھی شریک ہوئے۔ چوہدری صاحب کو پھولوں سے لاد دیا گیا۔ اور جب تک کہ گاڑی سٹیشن سے روانہ نہ ہو گئی۔ ان لوگوں کی طرف سے جو پلیٹ فارم پر کھڑے تھے آپ پر برابر پھول برسائے جاتے رہے ؛

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک

امرتسر کے مسلم و غیر مسلم معززین کی طرف سے

امرتسر ۱۸۔۱۰ اپریل۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی گاڑی امرتسر سٹیشن پر پونے گیارہ بجے شب پہنچنے والی تھی۔ مگر ۸ بجے سے ہی لوگ جوق در جوق ریلوے اسٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جب گاڑی آئی۔ تو "چوہدری ظفر اللہ خان زندہ باد" کے نعروں سے فضا گونج اٹھی جناب چوہدری صاحب موصوف گاڑی کے دروازہ میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنے شروع کئے۔ جب ہاروں کی کثرت سے گردن۔ چہرہ، سر اور کندھے سب چھپ گئے تو آپ نے اتار کر گاڑی میں رکھ دیئے۔ اور کئی بار آپ کو اسی طرح کرنا پڑا۔ کثرت سے آپ پر پھول برسائے گئے۔ اور رنگ برنگ پھولوں کے ڈھیر لگ گئے ؛

تمام احمدی احباب جو بہ تعداد کثیر آئے ہوئے تھے۔ صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ اور سب کے ساتھ جناب چوہدری صاحب موصوف نے پلیٹ فارم پر اتر کر مصافحہ کیا۔ امرتسر شہر کے سکھ۔ اور ہندو معززین بھی بکثرت آئے ہوئے تھے ؛

ایک معزز ہندو نے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے کہا۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ آپ آئندہ گورنر ہو کر آئیں۔ ایک اور معزز شخص نے کہا۔ آپ کی مصروفیتوں کے پیش نظر ہم امرتسر والے آپ کو ڈنر۔ اور پارٹی نہیں دے سکے۔ امید ہے۔ کہ کسی اور وقت جناب قبول فرمائیں گے۔

گاڑی کے روانہ ہونے سے قبل تمام احمدیوں سمیت جناب چوہدری صاحب نے دعا کی اور گاڑی ظفر اللہ خان زندہ باد کی گونج میں روانہ ہوئی ؛ (نامہ نگار (نامہ نگار امرتسر)

"الفضل" کے ایجنٹ صاحبان کو ضروری اطلاع

"الفضل" کی ترقی کے لئے ایک اور قدم یہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کہ اسے جلد از جلد احباب تک پہنچانے کے لئے قادیان سے صبح سات بجے روانہ ہونے والی گاڑی میں ایجنٹوں کے نام بھجوا دیا جائے۔ چونکہ ڈاک خانہ کی طرف سے ابھی اخبار ایسی گاڑی سے بھجوانے کا انتظام نہیں ہو سکا۔ اس لئے جن ایجنٹ صاحبان کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے بذریعہ ریلوے پارسل پرچے بھجوائے جاتے تھے۔ انہیں آئندہ صبح کی گاڑی سے بھیجے جائیں گے۔ تاکہ اسی دن پرچے ان کو مل جائیں ؛ پس ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے پارسل ۲۲۔ تاریخ سے بجائے شام کی گاڑی کے صبح کی گاڑی سے وصول کرنے کا انتظام کر لیں۔ (منیجر)

نمائندگان مجلس مشاورت سے

ضروری گزارش

نمائندگان مجلس مشاورت جو باہر سے تشریف لائے ہیں مجھ سے ملنے کے لئے فرداً فرداً کوئی نہ کوئی مناسب موقعہ نکالیں تاکہ ان کے ساتھ مقامی تبلیغ کے متعلق ایک ضروری مشورہ کر سکوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مخالفین کے حق میں دعا

ستاروں کو جمال افروز چہرہ بخشنے والے
منور کر دے اپنے نور سے گلزار ہستی کو
ترے مامور کا پیغام بھی کہنے نہیں دیتے
وہ مجرم ہے سنائے جو کہ پیغام احمدیت کا
خدا ان کے بہت سے ہیں ابھی میں ایک تو بھی ہے
وہ پیغمبر ترا نور مجسم احمد مرسل
اسی مامور کی وہ بندے ترے توہین کرتے ہیں
ادھر بھی منبع لطف و کرم اک فیض کا چھینٹا
کمال نور سے پھوٹا ہے اک رحمت کا سرچشمہ
نظر ان کی الٰہی مظہر انوار اب کر دے
تری رحمت سے ہو جائے یہ عالم احمدیت کا
سمٹ کر کفر کا سیلاب سیل نور ہو جائے
ملے گا پھر ترے طالب کو لطف گوہر افشانی
نہ خورشید کو کرنوں کا سہرا بخشنے والے
مٹانے صورت حرف غلط باطل پرستی کو
قیام اسلام کا توحید پر رہنے نہیں دیتے
وہ ملزم ہے کہ جو جگہ سے مٹائے کفر و بدعت کا
ابھی لیکن دل مضطر شہید جستجو بھی ہے۔
جو ختم الانبیاء کا تھا سراپا مظہر اکمل
زمانے کی جفائیں صرف اہل دین کرتے ہیں۔
پھنسا ہے کفر کے گرداب میں اسلام کا بیڑا۔
نظر کیا آئے ان کو جنکی چشم دل ہو نابینا۔
کہ پیمانے دلوں کے بادۂ ایمان سے بھر جائے
نظر آئے فقط دنیا میں پرچم احمدیت کا
کہ ظلمت کفر کی سب یک بیک کافور ہو جائے
جو ہو ہر ایک دل میں شعلہ ایماں کی تابانی

مرزا ظہیر الدین طالب دھلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۵۴ھ

احراری شورش صرف چند اخلاق باختہ اور شوریدہ سر لوگوں تک محدود ہے

احراریوں کو جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں تقرر کے خلاف شور و شر مچانے اور خاک اڑانے پر جو ناکامی ہوئی ہے۔ وہ کوئی ایسی ذلت و رسوائی نہیں ہے۔ جس کا داغ ان کے ساری عمر کے رونے دھونے سے دھل سکے۔ اور وہ ان کے سینوں میں کوئی ایسا ناسور نہیں ہے جس کا کبھی اندمال ہوسکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن نئے انداز سے وقتاً فوقتاً ماتم کرتے نظر آتے۔ اور اپنے سروں پر نئے طریق سے خاک ڈالتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے ان کی نامرادی زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔

یوں تو پہلے ہی دن سے ان کا شور و شر ان کی فتنہ پردازی اور بے ہودہ سرائی پنجاب کے صرف ایک تھوڑے سے رقبہ میں محدود تھی۔ اور اس رقبہ میں بھی کسی شریف اور کسی معزز انسان نے کوئی حصہ نہ لیا۔ لیکن اب جبکہ ۱۲ اپریل کا دن ایک بار پھر انہوں نے اپنی نامرادی کا رونا رونے کے لئے مقرر کیا۔ یہ بات بالکل عیاں ہوگئی ہے کہ سوائے چند ایک مقامات کے کسی جگہ انہیں صف ماتم بچھا کر سینہ کوبی کرنے کا بھی موقعہ نہیں مل سکا۔ اور جہاں کہیں موقعہ ملا ہے۔ وہاں کسی معروف اور مشہور انسان نے انہیں منہ نہیں لگایا چنانچہ اخبار "احسان" اور "زمیندار" میں جن چند ایک مقامات میں جلسے منعقد کرنے کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک میں بھی کسی ایسے شخص کی شرکت دکھائی نہیں دیتی جسے مسلمانوں میں اس کی ملکی اور سیاسی خدمات کی وجہ سے کچھ وقعت حاصل ہے حتےٰ کہ لاہور۔ امرتسر اور دہلی ایسے مرکزی مقامات میں جہاں مسلمانوں کے قابل ترین سیاسی لیڈر موجود ہیں۔ کوئی ایک سرکردہ مسلمان لیڈر بھی انہیں ایسا نہیں مل سکا۔ جسے وہ ہاں میں ہاں ملانے کے لئے آمادہ کرسکے ہوں۔ جن بیس پچیس مقامات میں جلسے منعقد ہونے کا اعلان "احسان" اور "زمیندار" نے اپنے صفحات میں کیا ہے۔ اول تو ان میں سے کسی ایک کا ذکر کرتے ہوئے وہ کسی ایک شخص کا بھی نام پیش کرنے کی جرأت نہیں کرسکے۔ دوسرے جن بعض اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جسے مسلمانوں میں کچھ قدر و منزلت حاصل ہو بلکہ وہ وہی احراریوں کے ہمنوا ہیں۔ جو اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت شور و شر برپا کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احراریوں کی اس بے ہودہ سرائی میں سارے پنجاب میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا شریک نہیں ہے۔ جسے عقل و سمجھ سے حصہ ملا ہو۔ اور جو مسلمانوں کی خیرخواہی کا جذبہ اپنے دل میں رکھتا ہو۔ اس کے مقابلہ میں جب دیکھا جائے۔ کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں منعقد ہونے والے جلسوں میں پنجاب کے معزز ترین لیڈروں اور راہنماؤں نے شرکت فرمائی۔ اور خلوص دل سے جناب چودھری صاحب موصوف کو ان کی اعلےٰ قابلیت اور اعلےٰ ملکی و قومی خدمات کے متعلق خراج تحسین ادا کیا۔ تو اس بات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ کہ وہ قابل ترین اصحاب جنہوں نے اس وقت تک مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ اور جنہیں بجا طور پر مسلمانوں کا دل و دماغ کہا جاسکتا ہے۔ ان کے دل نہ صرف جناب چودھری صاحب کے تقرر پر خوشی اور مسرت کے جذبات سے پُر ہیں۔ بلکہ وہ اس کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

جناب چودھری صاحب کے تقرر پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنے والے پنجاب کے سرکردہ مسلمان لیڈروں میں سے چند ایک کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۱) آنریبل ملک سر فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم پنجاب گورنمنٹ۔

(۲) آنریبل نوابزادہ خانصاحب مظفر خان سی۔ آئی۔ ای ریونیو ممبر پنجاب گورنمنٹ۔

(۳) آنریبل سر جسٹس شیخ دین محمد صاحب

(۴) آنریبل نواب سر ملک محمد حیات خان صاحب ٹوانہ ایم کی ایس

(۵) نواب اللہ بخش خان صاحب ٹوانہ ایم ایل اے

(۶) نواب سر سید محمد مہر شاہ صاحب ایم۔ ایل۔ اے

(۷) کیپٹن راجہ شیر محمد خان صاحب سی۔ آئی۔ ای ایم۔ ایل۔ اے

(۸) خانصاحب شیخ فضل حق صاحب پراچہ ایم۔ ایل۔ اے

(۹) میاں غیاث الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔

(۱۰) نواب محمد شاہنواز خان صاحب نواب آف ممدوٹ

(۱۱) میجر سردار محمد نواز خان صاحب آف کوٹ فتح خان

(۱۲) نوابزادہ کیپٹن ملک خضر حیات خان صاحب ٹوانہ

(۱۳) نواب نثار علی خان صاحب قزلباش۔

(۱۴) خان بہادر حاجی رحیم بخش سیکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس۔

(۱۵) خان بہادر شیخ عبدالعزیز صاحب سی آئی ای او۔ بی۔ ای۔ (انڈین پولیس ریٹائرڈ)

(۱۶) شیخ اقتدار علی صاحب او۔ بی۔ ای۔ آئی سی ایس۔ ریٹائرڈ

(۱۷) خان بہادر سید احسن علی آف اشیانہ لاہور

(۱۸) خان بہادر شیخ محمد نقی صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ لاہور۔

(۱۹) خانصاحب مولوی فیروز دین صاحب مالک "السٹرن ٹائمز" لاہور۔

(۲۰) نوابزادہ خورشید علی خان صاحب

(۲۱) سید حبیب شاہ صاحب مالک روزنامہ "سیاست" لاہور۔

(۲۲) فقیر سید نجم الدین صاحب جاگیردار لاہور

(۲۳) خان بہادر سید مراتب علی صاحب آشیانہ لاہور

(۲۴) چودھری عبدالکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور

(۲۵) شیخ عبدالحمید صاحب پروپرائٹر انگلش ویر ہاؤس

(۲۶) سید امجد علی صاحب۔

(۲۷) چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ آنریری مجسٹریٹ

(۲۸) خان صاحب حکیم احمد شجاع صاحب۔

(۲۹) خان بہادر شیخ چراغ دین صاحب۔

(۳۰) ملک محمد دین صاحب ایم ایل سی پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور

(۳۱) خان صاحب چودھری فتح شیر خان جونیئر وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔

(۳۲) خان صاحب میاں امیر الدین صاحب میونسپل کمشنر لاہور

(۳۳) میاں جلال الدین صاحب " " "

(۳۴) مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب کے سی۔ آئی۔ ای۔ ایم ایل سی۔ (۳۵) نواب میاں محمد حیات صاحب قریشی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل سی (۳۶) نواب محمد جمال خان صاحب۔ ایم۔ ایل سی۔ (۳۷) خان بہادر میاں احمد یار خان صاحب دولتانہ ایم ایل سی (۳۸) نواب فضل علی صاحب او۔ بی۔ ای ایم۔ ایل سی (۳۹) خان بہادر ملک محمد امین خان صاحب ایم ایل سی (۴۰) خان بہادر سردار حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایل سی (۴۱) خان بہادر ملک زمان مہدی خان صاحب " " " (۴۲) خان بہادر کیپٹن ملک مظفر خان " " " " (۴۳) خان بہادر میاں مشتاق احمد گورمانی " " " " (۴۴) خان صاحب شیخ فضل الٰہی صاحب ڈاکٹر انفورسمنٹ بورڈ (۴۵) بیگم صاحبہ شاہنواز۔

یہ پنجاب کے ان مسلمان معززین کی مختصر سی فہرست ہے۔ جنہوں نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر پر پبلک میں اظہار مسرت کیا۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانان پنجاب کا تمام کا تمام قابل ذکر طبقہ جناب چودھری صاحب کے تقرر کو نہایت موزوں اور نہایت پسندیدہ سمجھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں احراری شوریدہ سروں کی جو حقیقت ہے وہ بالکل عیاں ہے۔

احراریوں میں اگر کچھ بھی انسانیت اور شرافت کا مادہ ہوتا۔ اور وہ احساس شرم و حیا سے یکسر محروم نہ ہو چکے ہوتے۔ تو اپنی اس دائمی اور قطعی ناکامی و نامرادی سے سبق حاصل کرتے۔ اور اگر چلو بھر پانی میں ڈال کر ڈوب نہ مرتے۔ تو کم از کم کسی کو منہ دکھانے کی جرأت نہ کرتے۔ لیکن حیرت ہے کہ وہ اب تک یہی کہتے چلے جا رہے ہیں کہ "اسلامیان ہند میں چودھری ظفر اللہ خان کے تقرر پر شدید ہیجان و اضطراب" "عامۃ المسلمین میں غم و غصہ کی زبردست لہر" اگر "اسلامیان ہند" اور "عامۃ المسلمین" سے احراریوں کی مراد انہی چند ایک اخلاق باختہ اور فرومایہ لوگوں سے ہے۔ جو احراری کہلاتے ہیں۔ اور جن کے پیش نظر قومی اور ملکی مفاد کی بجائے ذاتی اغراض ہیں۔ تو بے شک وہ یہ راگ الاپتے رہیں۔ ورنہ جبکہ کسی ایک بھی معزز اور سرکردہ لیڈر کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ان کے کسی جلسہ میں شریک ہوا۔ تو پھر انہیں "اسلامیان ہند" اور "عامۃ المسلمین" کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے شرمانا چاہیئے۔

احراریوں کے تو وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آسکتا۔ کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو گورنمنٹ نے جو عہدہ دیا ہے۔ اس کے حصول کے لئے جناب چودھری صاحب موصوف نے کوئی بھی قسم کی کوشش کی۔ اور نہ ہی

باقی ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۹ کالم نمبر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت نبوی کی عزت و تعظیم کرنا اور ان کی عظمت وشان کو پوری طرح ملحوظ رکھنا جماعت احمدیہ کے معتقدات ایمانیہ میں داخل ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو اس بارے میں بہت تاکید فرمائی۔ اور اپنی اس محبت کا جو آپ کو اہل بیت سے تھی۔ اس طرح اظہار فرمایا ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است

اسی طرح فرمایا۔
"افاضۂ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے۔ وہ انہیں طیبین وطاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم ومعارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۰۳)

پھر حضرت امام حسین اور دیگر ائمہ مطہرین کی نسبت اپنے اس اعتقاد کا اظہار کیا۔ کہ "حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے۔ تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔"
(اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

نیز لکھا "خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی انسان حسین جیسے یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید من عادیٰ لی ولیاً دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص۴۸)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل بیت نبوی کی شان کو پوری طرح ملحوظ رکھا۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی وہ تعظیم و توقیر کی۔ جس کے آپ حقدار تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت امام حسینؓ پر فضیلت

صحابہؓ کی شہادت کے مقابلہ میں حضرت امام حسین کی شہادت کا درجہ

لیکن چونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ نبی غیر نبی پر اپنے درجہ کے لحاظ سے فضیلت رکھتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ اس لئے آپ نے اس حقیقت کا بھی اظہار کیا۔ کہ

"اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ آج تم میں ایک ہے۔ کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں۔ تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔" (دافع البلاء ص۱۳)

یہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جو قابل اعتراض سمجھی جاتی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے درجہ کے متعلق جو کچھ لکھا وہ بحیثیت مسیح موعود ہونے کے لکھا۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا درجہ نہ صرف اولیاء امت محمدیہ سے بلکہ بعض انبیاء سابقین سے بھی بڑا ہے جیسا کہ متقدمین اس کا اظہار کر چکے ہیں۔ حجج الکرامہ میں لکھا ہے۔ "قال ابن ابی شیبۃ فی باب المہدی عن محمد بن سیرین قال یکون فی ھٰذہ الامۃ خلیفۃ خیرٌ من ابی بکر وعمر۔ قیل خیرٌ منھما قال قد کاد یفضل علی بعض الانبیاء" (ص۳۸۶) یعنی ابن ابی شیبہ نے امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت امام مہدی کے باب میں ذکر کیا ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا۔ اس امت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی افضل ہوگا۔ کسی نے کہا کیا دونوں سے افضل ہوگا۔ آپ نے جواب دیا۔ ہاں بلکہ وہ تو قریب ہے۔ کہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہو۔

شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے۔ المہدی الذی یجیٔ فی اٰخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشرعیۃ تابعاً لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہ کلھم ولا تناقض ما ذکرناہ لان باطنہ باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ص۵۲ و ص۵۳) یعنی مہدی علیہ السلام جو آخری زمانہ میں آئیں گے۔ وہ احکام شرعیہ میں گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے۔ مگر معارف وحقائق میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ آپ کا باطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باطن ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مبدأ ومعاد ص۶۸ میں فرماتے ہیں۔ "حضرت عیسےٰ از حضرت موسےٰ افضل است مؤید بیر است ونا قد البصر" یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد پر مولانا نور الحسن صاحب خلیفہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی لمعۂ نور ص۲۶۱ میں فرماتے ہیں۔ "مبدأ ومعاد میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل تحریر فرمایا ہے۔ اور مکتوبات شریفہ امام ربانی میں حضرت موسےٰ علیہ السلام میں غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں غلبہ کمالات ولایت کا لکھا ہے۔ تو مطابقت بین القولین اس سے معلوم کرنی چاہیئے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمائیں گے۔ اور جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسےٰ کے ظاہر وباہر ہے۔"

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ اکابر علماء وصلحاء اور صوفیاء کے نزدیک مسیح موعود کا درجہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اولیاء امت محمدیہ بلکہ بعض انبیاء سابقین سے بھی بلند ہے۔ اور چونکہ حضرت امام حسین بھی امت محمدیہ کے ایک جلیل القدر ولی مگر غیر نبی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسیح موعود حضرت امام حسین سے بھی افضل ہو۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت امام حسین سے افضل ہونے کا دعویٰ قابل اعتراض نہ تھا۔ دیکھنا یہ چاہیئے تھا کہ آپ مسیح موعود ہیں یا نہیں مگر غیر احمدی علماء نے یہ کہہ کر آسمان پر اٹھا لیا کہ مرزا صاحب نے نعوذ باللہ حضرت امام حسین کی تحقیر کی ہے۔ ہم معترضین سے ہی پوچھتے ہیں کہ تمہارے خیال میں جب مسیح موعودؑ اور مہدی معہود آئیں گے۔ تو انہیں حضرت علی حضرت امام حسین اور حضرت غوث اعظم وغیرہ پر فضیلت ہوگی۔ یا نہیں۔ یقیناً ہوگی۔ پھر جس انسان کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ اس پر یہ اعتراض کرنے کے کیا معنی کہ وہ اپنے آپکو حضرت امام حسین سے افضل قرار دیتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود تو الگ رہے۔ جنہیں مسلمان نبی مانتے ہیں مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو حضرت امام حسین کا درجہ بہت سے صحابہ سے بھی کم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اہل حدیث ۲۹ مارچ میں "شہادت امام حسین اور ایصال ثواب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ "اگر نفس شہادت کے اعتبار سے غور کیا جائے۔ تو شہدائے بدر میں سے ایک ایک صحابی کا جذبہ جاں نثاری شہید کربلا (حسینؓ) کے دلولۂ شہادت سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ جناب حسین کوفہ کے ارادہ سے نکلے۔ تو قریباً ایک لاکھ خطوط دعوت سالکین کوفہ کی طرف سے آپ کو موصول ہو چکے تھے۔ مگر بدری جب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ میں مدینہ سے نکلے۔ تو اس وقت تمام ارض حجاز دشمن تھی۔ قریش مکہ کے ڈر سے حوالی ممالک بھی تھر تھر کانپتے تھے۔ بے سروسامانی کا یہ عالم کہ لشکر کے پاس پورے ہتھیار اور سواری بھی نہ تھیں۔ تعداد میں کل ۳۱۳ آیت ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون خود اس پر ناطق ہے۔ پھر یہ وہ فوج تھی جس کی تعریف بنفسہٖ اللہ نے بھی کی۔ اور جنگی قربانیوں کی قدر افزائی آیت ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون کے پیغام سے فرمائی گئی۔ اور ظاہر ہے کہ فرقان حمید میں شہید کربلا اور واقعہ کربلا کی تعریف اشارۃً بھی نہیں پائی جاتی۔"

پھر لکھا ہے۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی جنگیں کیں۔ بلکہ آپ نے جو سریے بھیجے۔ صحابہ ہی کی سرکردگی میں بھیجے۔ واقعہ کربلا کو اگر جہاد بھی مان لیا جائے۔ تب بھی اسے ان لڑائیوں سے

اجرائے نبوت از روئے احادیث

(۲)

مسیح موعود کا نبی اللہ قرار دیا جانا

گو احادیث کا وہ مقام نہیں۔ جو کلام الٰہی کا ہے۔ تاہم کلام الٰہی کے مترجم صادق مصدوق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہونے والوں کی کوششوں کے نتیجہ میں صداقت اور حقانیت کی شعاعیں باوجود ہر طرح کی روکاوٹوں کے احادیث سے چھن چھن کر نکل رہی ہیں۔ اور کئی صداقتوں کا ذخیرہ ان میں موجود ہے۔ چنانچہ اولاً میں اس حدیث کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں جو صحیح مسلم جلد دوم باب ذکر الدجال وصفتہ میں مذکور ہے۔ اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار دفعہ آنے والے مسیح موعود کو نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے۔ اس تصریح کے پیش نظر ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ارسال رسل کا سلسلہ جاری ہے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے متعلق نبی اللہ کے الفاظ نہ فرماتے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض غیر احمدی اس دلیل سے عاجز آکر بطور معارضہ لانبی بعدی کی حدیث پیش کردیا کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ گو مسلم کی حدیث سے کسی نبی کا آنا ثابت ہے مگر لانبی بعدی روک ہے۔ جس کے معنی ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

رکیک تاویلات

مگر جس رنگ میں وہ اس حدیث کے رو سے ہمیں اعتراض کا نشانہ بناتے ہیں۔ اسی رنگ میں وہ خود زیر اعتراض آتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی مسیح ناصری کی آمد ثانی کے قائل ہیں اور اسی نے مسیح کو دوبارہ لانے کے لئے لانبی بعدی کی مختلف تاویلیں کرتے ہیں۔ ... چنانچہ کہا کرتے ہیں۔ کہ لانبی بعدی سے مراد نئے انبیاء کی بعثت کا انقطاع ہے ورنہ پرانے نبی کے لئے یہ حدیث روک نہیں۔ اس کے متعلق ہم یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ تاویل ایسی ہے۔ جس کے لئے حدیث کے الفاظ متحمل نہیں۔ علاوہ ازیں ایسی ہی تاویل کرنے کا ہمیں کیوں حق نہیں۔ پس ہم کہتے ہیں۔ کہ لانبی بعدی تشریعی نبی کے لئے روک ہے۔ غیر تشریعی آسکتا ہے۔ پھر وہ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آئیں گے۔ تو وہ نبی نہ ہوں گے۔ بلکہ محض امتی ہوں گے۔ مگر ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ کوئی نبی امتی نہیں ہوسکتا۔ البتہ امتی نبی ہوسکتا۔ اور چونکہ مسیح علیہ السلام بعثت نبوی سے قبل نبی ہو چکے ہیں۔ لہٰذا وہ امتی نہیں بن سکتے کیونکہ امتی وہ ہے جو اپنے اصل کے بغیر کوئی چیز نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو امتی نبی ہیں۔ اپنا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں

؎ اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مگر حضرت مسیح علیہ السلام پر تو یہ مفہوم صادق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ تو آنحضور کے بغیر نبی ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن کریم سورۂ جمعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تمام دنیا گمراہ تھی۔ جیسا کہ فرمایا ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ مگر کون یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل گمراہ تھے۔ تا آپ کے امتی بن کر پھر ہدایت پاسکے۔ اسی بناء پر امتی نبی نہیں ہوسکتا۔ البتہ امتی نبی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اصل کی اتباع میں ترقی کرتے کرتے اگر مقام نبوت تک پہنچ جائے۔ تو اس میں اصل اور ظل دونوں کا کمال پایا جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حاصل کردہ برکات کے متعلق فرماتے ہیں۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم۔ یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ آپ استاد ہیں۔ اور میں شاگرد بس بابرکت ہے وہ ذات جس نے سکھلایا۔ اور بابرکت ہے وہ جس نے سیکھا۔ مگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تو کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے۔ پس غیر احمدیوں کی یہ تاویل کہ مسیح ناصری علیہ السلام آکر نبی نہیں ہونگے بلکہ امتی ہوں گے۔ ہرگز قابل قبول نہیں ۔

لانبی بعدی کا صحیح مفہوم

اب میں اس حدیث کے متعلق وہ صحیح تاویل پیش کرتا ہوں۔ جو ہر سمجھدار کے لئے واجب التسلیم ہے۔ اس حدیث میں لفظ بعد قابل غور ہے۔ اگر ہم یہ معلوم کرسکیں۔ کہ بعدیت کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ تو ہم اس کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعدیت کے کم از کم دو معنی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون۔ یعنی وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں شہید ہوئے۔ ان کو مردے نہ کہو کیونکہ وہ زندہ ہیں۔ اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کی دو زندگیاں ہیں۔ ایک بشری جو ختم ہوگئی جیسا کہ یقتل کے لفظ سے ظاہر ہے۔ اور دوسری وہ زندگی جو بوجہ قربانیوں کے انہیں میسر آئی۔ جو کبھی ختم نہ ہوگی ۔

پس اس لحاظ سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی دو زندگیاں ثابت ہوئیں۔

(۱) بشری زندگی جو تریسٹھ سال کے بعد ختم ہوگئی۔

(۲) نبوی زندگی جس کو کبھی فنا نہیں ۔

اب قابل تصفیہ یہ امر رہ گیا۔ کہ لانبی بعدی میں کس زندگی کی بعدیت مراد ہے۔ ظاہر ہے کہ بشری زندگی کی بعدیت مراد نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مسیح موعود جس کا نام حضور (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نبی اللہ رکھا۔ وہ تو بہرحال آپ کی بشری زندگی کے خاتمہ کے بعد ہی آئے گا۔ لہٰذا لانبی بعدی کا یہ مفہوم تو نہیں ہوسکتا۔ کہ میری بشری زندگی کے ختم ہونے کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اب دوسرا مفہوم متعین ہوگا۔ اور یہی مقصود تھا۔ اس طرح لانبی بعدی کے معنی یہ ہوئے کہ کوئی نبی جو میری نبوی زندگی کو ختم کردے۔ اور میرے فیضان کو روک دے۔ اور بغیر میرے افاضۂ روحانیہ کے مقام نبوت حاصل کرے نہیں ہوسکتا۔ اور آنے والا مسیح موعود چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفاضہ کرے گا۔ لہٰذا لانبی بعدی اس کے لئے روک نہیں۔ اور چونکہ ہم بھی اسی قبیل کے انبیاء کی آمد کے قائل ہیں۔ لہٰذا لانبی بعدی والی حدیث ہمارے مدعا کو مضر نہیں۔

حدیث القصر کا ذکر

بعض غیر احمدی جب ان دلائل کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ تو پھر حدیث القصر پیش کردیا کرتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے۔ جس کی عمارت خوبصورت اور دیکھنے والوں کے لئے جاذب توجہ ہے۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ وہ اینٹ میں ہوں۔ اب میرے آنے سے وہ محل مکمل ہوگیا۔

غیر احمدی علماء اپنے زعم میں اس حدیث سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ چونکہ محل نبوت کی تکمیل ہوچکی ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

مگر یہ خیال سراسر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ کون ایسا شقی القلب ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمرۂ انبیاء علیہم السلام میں صرف ایک اینٹ کی حیثیت دینے کی جرأت کرسکتا ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف یہی غیر احمدی ہمارے ہمنوا ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک۔ کہتے نہیں تھکتے۔ اور دوسری طرف ہماری مخالفت میں اس قدر گر جاتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سابقین کے بالمقابل ایک اینٹ سے زیادہ وقعت نہیں دیتے ۔

مومنانہ غیرت کا تقاضا

ہمارا تو ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہی وہ بابرکت وجود ہے۔ جس کے ذریعہ نبوت کی عمارت قائم ہوئی۔ اور آپ ہی کے طفیل تمام انبیاء سابقین کی نبوتیں ثابت ہوئیں۔

پس مومنانہ غیرت کا تقاضا ہے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سابقین کے مابین اس شان کی اینٹ قرار دیا جائے جس سے آپ کا استخفاف لازم نہ آئے۔ بلکہ علو مرتبت اور رفعت وعظمت ثابت ہو ایسی اینٹ جس پر تمام انبیاء کی صداقت کی عمارت مبنی ہو اور جو قصر نبوت کے قیام کا ذریعہ ہو۔ جس کے بغیر نہ صرف یہ کہ قصر نبوت کی تکمیل نہ ہو سکے بلکہ اس کا بقاء بھی ناممکن ہو۔ اس نظریہ کے ماتحت جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام پر مزید غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو خاتم النبیین بھی فرمایا ہے اور یہ ایک اصلی حقیقت ہے کہ خاتم النبیین کے اندر جو مقام مستور ہے وہ پہلے کسی نبی کو میسر نہیں آیا۔ اس لئے اگر ہم خاتم النبیین کے معنی حل کریں تو یقیناً وہی مفہوم آپ کو ایک ایسی اینٹ ثابت کرے گا۔ جو باقی اینٹوں سے ممتاز ہو۔

خاتم بمعنی مہر

اس میں کوئی کلام نہیں کہ خاتم بمعنی مہر محاورات عرب میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اور یہ بھی ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ مہر کی اصل غرض تصدیق کرنا ہے لہذا خاتم النبیین کے معنی مصدق النبیین قرار پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق النبیین ہونا اور اس کے عظیم الشان کوائف ایسے اہم ہیں جو اپنی نظیر آپ ہیں۔ اور اگر مقابلۃً آپ کے یہ کارنامے زیر غور لائے جائیں۔ تو وہ ایسے شاندار ہیں۔ جو آپ کی تمام انبیاء میں ممتاز اور فوق العادت شخصیت ثابت کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی حالت

مثلاً انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک شارع نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کو لے لیں۔ بنی اسرائیل ایک عرصہ تک آپ کے زیر تربیت رہنے کے باوجود قدم قدم پر عجیب وغریب مضحکہ خیز لغزشوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طفیل خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ایک عرصہ سے فرعون کے ظلم واستبداد کے تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ اس کے جور وستم سے نجات دی اور دیکھتے دیکھتے فرعون اور اس کے تمام لاؤ لشکر کو غرق کر دیا۔ اتنا بڑا نشان دیکھنے کے باوجود بنو اسرائیل نے جونہی بت پرستوں کو بت پرستی کرتے دیکھا تو جھٹ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے۔ یموسیٰ اجعل لنا الٰھا کما لھم اٰلھۃ۔ اے موسیٰ ہمیں بھی ایک خدا بنا دے جیسا کہ ان کے خدا ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے صریح احکام کے باوجود گائے کی قربانی سے حیلہ وبہانہ کر کے گریز اور نعمائے الٰہی کی بے قدری ایسے امور ہیں جو بنی اسرائیل کی تاریخ کو داغدار بنا رہے ہیں۔ اسی طرح جب موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے ارشاد پاکر کہا۔ فادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللّٰہ لکم داخل ہو جاؤ۔ اس ارض مقدسہ میں جسے خدا نے تمہارے نام رجسٹری کر دیا تو وہ پکار اٹھے۔ ان فیھا قوماً جبارین وانا لن ندخلھا حتی یخرجوا منھا۔ اس میں تو ظالم اور سرکش لوگ بستے ہیں جب تک وہ نہ نکل جائیں ہم داخل نہیں ہونگے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوصلہ افزا اصرار پر بنی اسرائیل نے جو جواب دیا اس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ اے موسیٰ تو اور تیرا رب دونو جاؤ اور جنگ کرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

انبیاء سابقین کی نبوت کا احیاء

اس کے برعکس حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے۔ کہ آپ جب قوم کے سامنے آتے ہیں تو اپنی ذات کا کوئی ذکر نہیں اعلان فرماتے ہیں۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ ہر قوم میں خدا تعالیٰ کے پیارے گذرے ہیں۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت۔ بالضرور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں۔ جنہوں نے یہ تلقین کی کہ اے لوگو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور شیطان سے الگ رہو۔ پھر فرمایا۔ لا نفرق بین احد من رسولہ۔ مومنوں کا یہ مقام ہے کہ خدا کے فرستادوں پر ایمان لاتے وقت سب کو ایک آنکھ سے دیکھیں اور خدا کی طرف سے ہر آنے والے کو اپنا یقین کریں۔ غرض پہلے انبیاء صرف اپنی نبوت منواتے وقت ایسی ایسی مشکلات سے دوچار ہوئے۔ کہ جن کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ خدا کا شیر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسا دل گردہ لے کر جلوہ گر ہوا۔ کہ نہ صرف اپنی بلکہ پہلوں کی راستی کا بھی ایک جہاں کو قائل کر دیا۔ اور جو آپ پر ایمان لایا وہ اس وقت تک مومن نہ کہلایا جب تک کہ وہ تمام پہلے مامورین پر ایمان نہ لے آیا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نبوت کی بنیادی اینٹ بن کر ان تمام پہلی صداقتوں کو از سر نو زندہ کر دیا۔ جو آپ کے زمانہ میں کلیۃً مٹ چکی تھیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ غیر احمدی حضرات سد نبوت کی خاطر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اینٹ بنانا چاہتے ہیں جو باقی انبیاء کی اینٹوں کی نسبت کوئی امتیازی شان اپنے اندر نہیں رکھتی اور ہم احمدی، محولا بالا معنی کے رو سے آنحضرت صلعم کو قصر نبوت کی وہ اینٹ سمجھتے ہیں جس کے بغیر اس محل کی تکمیل کو کجا اس کا عالم شہود میں آنا بھی ناممکن ہے کیونکہ اگر آنحضرت کی آورد کو نظر انداز کر دیا جائے تو پہلے کسی نبی کی نبوت ورسالت ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے متعلق دنیا کی تاریخ ہماری کوئی رہنمائی نہیں کرتی۔ پس حدیث القصر بھی ہماری مدعا کو مضر نہیں۔ اور نہ غیر احمدی اپنے تائید میں اس سے کوئی موثر استدلال کر سکتے ہیں (سلیم جامعی)

احراریوں کی غیرت کش حرکات
بھیرہ کا ایک شرمناک واقعہ

کچھ عرصہ ہوا بھیرہ کے ایک موچی نے اپنی بیوی کو کسی خانگی جھگڑے کی وجہ سے کہہ دیا۔ کہ میں تجھے سات طلاق دیتا ہوں۔ اب تو مجھ پر حرام ہے۔ لیکن پھر جب اس نے رجوع کرنا چاہا۔ تو احراری مولویوں نے فتویٰ دے دیا۔ کہ حلالہ کے بغیر رجوع جائز نہیں اس فتویٰ کے ماتحت ۱۵ اپریل کی رات کو اس عورت کا ایک اور شخص سے نکاح پڑھا کر اسے ایک رات کے لئے اس کے حوالے کر دیا گیا۔ اور صبح کو اس نے مولوی صاحب کے حکم سے اسے طلاق دے کر واپس کر دی اس پر سمجھدار لوگوں میں سخت شور برپا ہو گیا ہے۔ اور شرفاء احراریوں کے خلاف سخت نفرت وحقارت کا اظہار کر رہے ہیں

یہ ہے وہ احیاء شریعت اسلامیہ جو احراری کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو برباد کر کے ان میں انتہا درجہ کی بد اخلاقی اور بے غیرتی کو رواج دے رہے ہیں (نامہ نگار)

نیشنل لیگ انبالہ شہر کی قرار دادیں

نیشنل لیگ انبالہ شہر نے اپنے ایک اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء منظور کئے۔

نیشنل لیگ کا یہ اجلاس ٹریکٹ منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" کی ضبطی کو بالکل ناکافی سمجھتا ہے کیونکہ یہ ٹریکٹ شائع ہو کر بہت زیادہ گند پھیلا چکا ہے۔ اس لئے اس ٹریکٹ کے مضمون کو مد نظر رکھ کر گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی اشاعت کرنے والوں کے خلاف مناسب کارروائی عمل میں لائی جاوے۔ (۲) یہ جلسہ پولیس کے اس رویہ کے خلاف جو اس نے محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کے جلس بچانے سے کے جانے کے متعلق اختیار کیا اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ پولیس کا یہ فعل صریحاً خلاف قانون ہے۔ لہذا امید ہے کہ افسران مجاز پولیس سے اس کے متعلق باز پرس کریں گے۔ (۳) یہ جلسہ چودھری اسد اللہ خانصاحب کے پنجاب کونسل میں بلا مقابلہ انتخاب پر چودھری صاحب موصوف جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب اور ان کے خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا اور دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ چودھری صاحب موصوف کو چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا بہترین قائم مقام بنائے۔ اور خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار:۔ بشیر احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سکرٹری نیشنل لیگ انبالہ

فضائی بلندیوں میں انسانی زندگی کے امکانات

کوہ انڈیز پر ایک اہم تجربہ

ذیل میں ٹائمز آف لنڈن کے ایک دلچسپ مضمون کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ جس سے ایک طرف تو اہلِ یورپ کی اپنے رنگ کی اولوالعزمی اور جوانمردی کا پتہ لگتا ہے۔ اور دُوسری طرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان خواہ ترقی کرتے۔ اور قدرت کے مہیا کردہ اسباب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہیں پہونچ جائے پھر بھی اس کے سامنے ترقی کے اتنے بڑے اور اس قدر وسیع میدان پڑے ہیں۔ جن میں ابھی وُہ قدم رکھنے کی تجاویز ہی سوچ رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ ہستی جس نے انسان کو اپنی تمام مخلوق سے بہترین شکل اور بہترین طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا۔ اس نے اس کی ترقی کے لئے بھی غیر محدُود سامان مہیا کئے ہوئے ہیں۔ اور جب دنیاوی ترقی کے متعلق اتنے غیر محدُود سامان ہیں جن کا احاطہ انسان کے لئے ناممکن ہے۔ تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ روحانی مدارج کس قدر وسیع ہونگے جن کا حصُول انسان کی پیدائش کی اصل غرض و غایت ہے۔ بہرحال مذکورہ بالا دلچسپ مضمون کا ترجمہ اس صفحہ پر درج ہے۔

کرۂ ہوائی کی بلندیوں میں انسانی زندگی کے امکانات کے مسئلہ کے حل کے لئے کیمبرج ہارورڈ اور کوپن ہیگن یونیورسٹیوں کے ماہر سائنسدان ایک اجتماعی کوشش کرنے کے لئے روانہ ہورہے ہیں The International High Altitude Exbedition کی قیادت ہارورڈ کے دارالتجارب کے ڈاکٹر انسل کیز کریں گے۔ برطانیہ کی طرف سے مسٹر برائن میتھیوز اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمۂ تحقیق و تشریح الابدان کیمبرج نمائندہ ہونگے۔ اور ڈنمارک کی طرف سے ڈاکٹر کرسچنسن اس تحقیقی پارٹی کے ممبر ہونگے یہ سائنسدان ڈاکٹر ڈبلیو فوربز ہارورڈ یونیورسٹی کی معیت میں اس مہم کے ہراول ہونگے۔ چند ماہ کے بعد اس پارٹی میں مزید تشریح الابدان کے ماہر شامل ہو جائیں گے۔

طیارہ میں زیادہ بلندی پر جانے میں ناکامی کی وجہ

ایک دلچسپ بات جو تحقیق طلب ہے۔ وُہ یہ ہے کہ انسان کس طرح بلند فضا کے اثرات قبُول کرتے ہوئے زندہ رہ سکتا ہے اور وُہ کونسا تدریجی عمل ہے جس سے انسان اپنے آپ کو ان اثرات کے مطابق بنا سکتا ہے۔ کیونکہ سابق ہوا بازوں کے حشر سے جن کے غبارے اس سرعت کے ساتھ فضا میں چڑھے۔ کہ وُہ خود اور دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ یہ بات پایۂ ثبوت تک پہونچ چکی ہے کہ بلا تدریج بلند فضا میں ۲۶۰۰۰ فٹ کی بلندی تک صعُود کرنا انسانی زندگی کے لئے مہلک ہے یا ایں ہمہ مونٹ ایورسٹ مہم والوں کے حالات سے ثابت ہے۔ کہ وُہ ۲۶۰۰۰ فٹ کی بلندی تک خوب کھا پی سکتے۔ اور سو بھی سکتے تھے۔ اور انہوں نے ۲۵۰۰۰ فٹ کی بلندی تک بغیر آلاتِ تنفس کے پرواز کی۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر غباروں میں چڑھنے والے کیوں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ مونٹ ایورسٹ پر چڑھنے والے زندہ رہتے ہیں۔ یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ ۱۲۰۰۰ اور ۱۶۰۰۰ فٹ کی معتدل بلندیوں پر عارضی قیام انسانی جسم میں فضائی بداثرات کے مقابلہ کی قوت پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ان بلندیوں تک پرواز کر سکتا ہے۔ جو پہلے اس کے لئے مہلک ثابت ہوتیں۔

ترکی حمام کا تجربہ

جس کو ترکش باتھ کا تجربہ ہے۔ وُہ اس عمل کی ماہیت کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ ترکش حمام کا پہلا کمرہ غسل کرنے والے کو داخل ہوتے ہوئے ناقابل برداشت گرم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وُہ اس گرمی کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ایک گرم کمرے سے دوسرے گرم کمرے کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ سب سے زیادہ گرم کمرے میں داخل ہو جاتا ہے جب وُہ باہر آتا ہے۔ تو اس کو یہی کمرے جن میں سے وُہ گزرا تھا ٹھنڈے محسُوس ہوتے ہیں۔ جب وُہ پہلے کمرہ میں پہونچتا ہے۔ تو وُہ اس کو بالکل ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہی حال بلندیوں پر چڑھنے والوں کا ہوتا ہے ان کی فضائی بلندی اور آکسیجن کی کمی کے ساتھ عادی ہونے میں ایک ارتقائی رنگ ہوتا ہے۔ ہمالیہ پر چڑھنے والوں کے عملی تجربہ نے اس بتدریج عادی ہونے کے مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ہے لیکن وُہ تشریح الابدان کے نقطۂ نگاہ سے اپنے مشاہدات شاذو نادر ہی وسیع پیمانے پر کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وُہ ضروری آلات اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ اس واسطے ان کے تجارب سے کوئی علمی استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔

آکسیجن کی قلت

حالانکہ سائنس کے اصُول پر مبنی کئی ایک مہموں نے جن میں سے خصُوصیت کے ساتھ پیرو والی مہم قابلِ ذکر ہے جس پر پندرہ سال گزر چکے ہیں۔ اس بات کی تحقیق کی ہے۔ کہ انسانی جسم پر ان بلندیوں کا کیا اثر وارد ہوتا ہے۔ اور ان کے نتائج نے تنفس اور فضائی بلندیوں کے ساتھ تدریجی عادی ہونے۔ اور انسانی جسم کے باطنی ردِ عمل کے علم میں ایک قیمتی اضافہ کیا ہے لیکن اس بات کا مکمل علم کہ انسان کا جسم کس طرح ہوائی صعُوبتوں کو برداشت کرنے کا اہل ہو جاتا ہے صرف طبی اور طبعی مسائل کے حل کرنے میں ممد ہوگا۔ بلکہ ہوائی سلسلہ آمد و رفت کے کامیاب بنانے میں اور مونٹ ایورسٹ پر رسائی حاصل کرنے میں بھی مؤید ثابت ہوگا۔

انسانی جسم کا نظام بلند فضا میں بگڑ جاتا ہے مگر اس کی وجہ کرہ ہوائی میں دباؤ کی کمی نہیں بلکہ آکسیجن کا تدریجی فقدان ہے۔ ایک آدمی جس کے پاس کافی مقدار آکسیجن کی ہو۔ وُہ کرۂ ہوائی میں بہت بلندیوں میں بھی رہ سکتا ہے۔ جیسا کہ ہوا باز یا دُوسرے فضائی مفتش کرتے ہیں۔ لیکن ایک ایسے ہوا باز کا مقابلہ جس کے پاس مصنوعی آکسیجن ہے۔ اُس پہاڑی پر چڑھنے والے کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ جس کے پاس مصنوعی آکسیجن تو نہیں۔ لیکن اُس کو کرۂ ہوا سے حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ ۲۰۰۰۰ فٹ کی بلندی پر انسانی پھیپھڑے میں اتنی مقدار آکسیجن کی ہوتی ہے جتنی سطح سمندر پر جسم خوراک کے انہضام سے قوت حاصل کرتا ہے جس طرح موٹر کار پٹرول کے جلنے سے قوت رفتار حاصل کرتی ہے جب آکسیجن کم ہو جاتی ہے۔ اور ادھر قوتِ ہاضمہ بھی کمزور ہونی شروع ہوتی ہے۔ تو اس کے ضعف کا پہلا بداثر اعصاب پر نہیں پڑتا۔ بلکہ اس سے دماغ مضمحل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اعصاب کے عمل میں بھی بے قاعدگی پیدا ہونے لگتی ہے یہی وُہ مشکلات ہیں۔ جن کا مونٹ ایورسٹ پر چڑھنے والوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور دماغ کا فتور کوئی کم مصیبت نہیں۔ ایک ایسے چڑھنے والے کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس کا حافظہ اس درجہ کمزور ہو گیا کہ اس کو یہ بھی بھُول گیا۔ کہ وُہ کیمرہ اپنے ساتھ کیوں لایا ہے۔

لیکن یہ حالت تھوڑی دیر کے بعد درستی اصلاح ہونی شروع ہو جاتی ہے جسمانی اور دماغی قویٰ اس بلند اور لطیف فضا کے عادی ہونے لگتے اور آکسیجن کی قلیل مقدار پر گزارہ کرنے لگتے ہیں۔ حتے کہ اس ماحول اور انسانی جسم میں ایک قسم کی مطابقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دماغی اضمحلال صحت پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس میں قوتِ عمل کسی حد تک عود کر آتی ہے۔

فضائی مہم کس طرح کام کرے گی

موجودہ بین الاقوامی فضائی مہم جو چلی (جنوبی امریکہ) میں انڈیز کی طرف عازم سفر ہونے والی ہے یہ لگے ہیں اینٹو فاگسٹا میں فروکش ہوگی۔ تمام ممبران مہم کا سطحِ سمندر پر جسمانی معائنہ کیا جائے گا تاکہ پیش آمدہ جسمانی تغیرات کے لئے معیار مقرر کیا جا سکے۔ اس کے بعد ان کا ہیڈ کوارٹر ۱۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر منتقل کیا جائیگا یہ جگہ ریل سے ملحق ہے۔ جو اینٹو فاگسٹا سے شمال مشرق کی طرف دو سو میل تک جاتی ہے یہاں ٹوکو آکانکلچو پر مہم کے ممبران اپنے مشاہدات ۲۱۰۰۰ فٹ کی بلندی تک کریں گے۔ ۱۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر ایک دارالتجارب قائم کیا جائیگا۔ کچھ ممبر ریل کے ذریعہ جائیں گے۔ اور کچھ کو جن پر تجربات کئے جائیں گے تجرباتی عمل کے تمام درجوں سے گزارا جائے گا۔

یہ دارالتجارب جو ۱۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر قائم کیا جائیگا۔ ہر قسم کے سامان و آلات رکھتا ہوگا۔ جو مشاہدہ کے لئے ضروری ہیں۔ اس پارٹی کے پاس ایک خاص قسم کا سائیکل ہے۔ جس کا پچھلا پہیہ زمین کو نہیں چھُوئیگا۔ اور چلانے والے کی طاقت جس سے وُہ پیڈل پر پاؤں مارے گا۔ ریک کے ذریعہ معلوم ہوتی رہیگی۔ جو شخص اس قسم کے سائیکل پر بیٹھ کر تجربہ کرے گا۔ اس کے سر پر ایک نقابی ٹوپی ہوگی۔ اور اس کا باہر نکالا ہوا سانس ایک تھیلے میں محفوظ کیا جائیگا جب وُہ پیڈل پر پاؤں مارے گا تو ایک آلہ اس کی حرکت قلب کا اندراج کرتا جائے گا۔

اپنی نوعیت کی ایسی پہلی مہم یقیناً بعد کی مہموں سے زیادہ مشکل ہو...

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے امیر کا تقرر!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے متفقہ انتخاب پر قاضی محمد رشید صاحب کو مقامی جماعت کا یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ اور ان کے پہلے کام کے متعلق حضور نے بالفاظ ذیل اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔

"قاضی صاحب کا پہلا کام نہایت اعلےٰ ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ آئندہ انہیں اس سے بھی بڑھکر محنت اور اخلاص سے سلسلہ اور اپنی امارت کے دوستوں کے کام کی توفیق دے۔" (دستخط) ۱۸ر اپریل ۳۵ء

موصیان حصہ آمد کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

گزشتہ سال ناظر صاحب بیت المال قادیان کی تجویز پر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اگر کسی شخص کی وصیت کرنے کے بعد آمد میں کمی ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے صیغہ ہذا میں آنے پر کمی کا نوٹ اس کے کھاتہ میں کر کے جو بقایا اس وجہ سے ہوا ہوگا۔ کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کمی کی تصدیق بھجوانے کی ذمہ داری ہر اس موصی پر ہوگی۔ جس کی آمد میں کمی واقعہ ہوئی ہو۔

اس فیصلہ کا اعلان دسمبر ۱۹۳۴ء اور جنوری ۱۹۳۵ء کے اخبار الفضل میں کیا گیا۔ مگر اکثر احباب نے بہت کم توجہ اس امر کی طرف دی ہے۔ اور جنہوں نے دی۔ انہوں نے یہ خیال مدنظر نہیں رکھا۔ کہ ایسی اطلاع مقامی جماعت کی وساطت اور تصدیق سے آنی چاہئے۔ اسی ضمن میں احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی فیصلہ کی باقاعدگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ ایسی اطلاع بھجوانے کی کوشش کیا کریں۔ اور جب وہ کمی اللہ تعالےٰ دور کر دے تو اس کی اطلاع بھی دیدی جایا کرے۔ تا ہر سال جو بقایاجات نکالے جاتے ہیں۔ اور حساب فہمی کے لئے وقت صائع ہو کر خرچ ڈاک خواہ مخواہ پڑتا ہے۔ وہ نہ کرنا پڑے۔ اور حساب درست رہے۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

معاونین الفضل کا شکریہ

۱۔ محمد صادق صاحب ٹاہلی ضلع جہلم کی طرف سے مفت اخبار کے لئے جو درخواست شائع ہوئی تھی۔ اس کے جواب میں بابو محمد عبدالرحمٰن صاحب سنٹرل انڈیا ہارس میرٹھ نے چھ ماہ کے لئے ان کے نام اخبار جاری کرا دیا ہے۔ فجزاہُ اللہ احسن الجزاء

۲۔ محمد صادق صاحب موصوف کے لئے فضل الٰہی صاحب قادیان نے مبلغ عہ/ اور حکیم ولی محمد صاحب بمبئی نے (بوساطت جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی) مبلغ ۵ روپیہ ارسال فرمائے ہیں۔ محمد صادق صاحب کے نام چونکہ فی الحال اخبار جاری ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ چھ روپے کی رقم دو ایسے احباب کے نام چھ چھ ماہ کے لئے اخبار جاری کرنے میں صرف کی جائے گی۔ جو سب سے پہلے بقیہ قیمت یعنی مبلغ ۴/۸/- ارسال کرینگے۔

۳۔ حسب ذیل احباب نے الفضل کے لئے نئے خریدار بہم پہونچا کر شکریہ کا موقع دیا اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۱) جناب صوبیدار عمر حیات خان صاحب۔ دو خریدار

(۲) جناب عظیم الدین صاحب سیلی حیدرآباد سندھ۔ دو "

(۳) شیخ نیاز محمد صاحب ہوم انسپکٹر پولیس سکھر - دو "

(۴) مرزا برکت علی صاحب میگوئی - تین خریداروں کی نصف قیمت

(۵) بابو سلیم اللہ صاحب کوہاٹ - ایک خریدار۔

امید ہے۔ دوسرے احباب بھی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں گے۔

اعلان دربارہ نامکمل وصایا

ایک کافی تعداد وصایا کی دفتر میں ایسی موجود ہے۔ جس کے اعلان وصیت کے اخراجات جو بالمقطوع اخبارات کے لئے سال رواں میں اڑھائی روپیہ ہیں۔ داخل نہیں ہوئے۔ اور بعض کی طرف سے چندہ شرط اول داخل نہ ہونے کی وجہ سے نامکمل ہیں۔ عنقریب مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ پس جن احباب نے وصیتیں کی ہوئی ہیں۔ مگر اس وقت تک چندہ شرط اول حسب حیثیت اور اعلان وصیت داخل نہیں کیا۔ وہ براہ مہربانی جلد توجہ کر کے ادا فرمائیں۔ تا وہ مکمل ہو کر بعد منظوری ان کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی چوتھی قسط

خدا تعالےٰ کا رحم اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً متوجہ ہوں چوتھی قسط میں حصہ لینے والوں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنیوالے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کیطرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۹	جناب راجہ علی محمد صاحب۔ ای، اے، سی شیخوپورہ	۱		
۱۰	جناب ماسٹر سعد الدین صاحب کھاریاں	۱	اپنے والد صاحب کیطرف سے	
۱۱	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی	۱	اپنے والدین کی طرف سے	نقد روپیہ وصول شد
۱۲	جناب محمد اکرم خان صاحب چارسدہ	۱	اپنی اہلیہ کی طرف سے	غلہ قسط وصول شد
۱۳	ہمشیرہ سید محمد شاہ صاحب ساکن تہال	۱		

اسی میں سے اب ۶۴ دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ امید ہے۔ کہ بقیہ تعداد عنقریب پوری ہو جائیگی

(ناظر ضیافت)

اُستانی کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے لئے ایسی استانی کی ضرورت ہے۔ جو مڈل اور ہائی کلاسوں کو دینیات پڑھا سکے۔ اور قرآن کریم حدیث شریف اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے واقف ہو۔ تنخواہ بموجب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے نام پر یکم مئی ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے پہونچ جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

احباب کو مفید مشورہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جدید سکیم کے تحت اکثر دوست تبلیغ کے لئے دور نزدیک سفر پر جا رہے ہیں۔ کئی ایسے بھی ہیں جنہیں خود ہی روزی پیدا کرنی ہے۔ کچھ ہیں جو خود بخود جانے کو تیار ہیں۔ مگر سوچ رہے ہیں۔ کہ کیا روزگار اختیار کیا جائے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ گوجرانوالہ میں ہمارا انگریزی مٹھائی کا کارخانہ ہے۔ جس میں بیسیوں قسم کی مٹھائی تیار ہوتی ہے۔ اور بند پیکٹوں میں فروخت ہوتی ہے۔ پیکٹ ہمارے نام کا رجسٹرڈ شدہ ہے۔ اور بعض اشیاء بھی ایسی ہیں۔ جو دوسرا تیار نہیں کر سکتا۔ جو نہایت مقبول اور پسندیدہ ہیں اور ہندوستان کے ہر حصہ

صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام پر اطلاع بذریعہ خواب

میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں۔ میں نے دیکھا۔ ایک باغ میں جس کی چاردیواری چھوٹی ہے۔ اور اس میں ایک طرف پھاٹک بھی لگا ہوا ہے۔ کچھ آدمی بیٹھے ہیں۔ میں نے اندر جانا چاہا۔ مگر مجھے اجازت نہ ملی۔ اتنے میں ایک بزرگ سفید ریش سبز دستار پہنے ہوئے ہاتھ میں عصا لئے ہوئے تھے۔ مجھے باغ کے اندر لے گئے۔ وہاں بہت سے اشخاص کے حلقہ میں ایک بزرگ عصا لئے کرسی پر بیٹھے تھے۔ میں نے سبز دستار والے بزرگ سے دریافت کیا۔ کہ یہ کرسی نشین بزرگ کون ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مہدی آخر الزمان ہیں۔ اس کے بعد میں چار یا پانچ آدمیوں کے ہمراہ باغ سے باہر آنے لگا۔ تو ابھی پھاٹک کے اندر ہی تھا۔ کہ کیا دیکھتا ہوں۔ جو چار یا پانچ آدمی پھاٹک سے باہر نکلے۔ وہ معاً زمین کے اندر دھنس گئے۔ میں نے اس وقت اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا مانگی کہ میں ان اشخاص کے ساتھ نہ تھا۔ ورنہ میں بھی ان کے ساتھ زمین میں دھنس جاتا۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

صبح کو میں نے ایک احمدی دوست سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فوٹو لیکر دیکھا۔ اور میں خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہوں۔ کہ خواب میں جس بزرگ کی مجھے زیارت ہوئی تھی۔ ان کی شکل ہوبہو وہی تھی۔ جو فوٹو کی تھی۔ اور میرے دل کو تسلی ہو گئی۔

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس سے پہلے میں جماعت احمدیہ کو بہت بُرا جانتا تھا۔ اور اشد مخالف تھا۔ خاکسار محمد الدین درزی از جموں۔

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ماسٹر محمد الدین درزی نے جس کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ میرے سامنے قسم اٹھا کر خواب سنائی تھی۔ اور لکھی تھی۔ دستخط وزیر محمد معمار بقلم خود اہلحدیث

ملازمت کے متلاشی نوجوانوں کو اطلاع

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے امتحان مقابلہ کا داخلہ بمقام دہلی ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کے گزٹ آف انڈیا میں شائع شدہ قواعد اور ضوابط کے ماتحت شروع ہوگا۔

(۱) انڈین آڈٹ اینڈ اکونٹس سروس۔ ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ اینڈ دی انڈین ریلوے اکونٹس سروس (۲) دی پوسٹل سپرنٹنڈنٹس درجہ دوئم) سروس

(۳) دی ٹرانسپورٹیشن (ٹریفک) اینڈ کمرشل ڈیپارٹمنٹ آف دی سپیریئر ریونیو اسٹیبلشمنٹ آف دی سٹیٹ ریلوے۔

ہر ایک مد میں اسامیوں کی تعداد جو کہ مقابلہ کے لئے رکھی جائیگی۔ اور جو فرقہ وارانہ کمی کو پورا کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے نامزدگان کیلئے خالی رکھی جائیگی۔ اس کی تعداد کا بعد میں حسب ضرورت اعلان کیا جائیگا۔

نیز ایک امتحان مقابلہ بروز منگلوار مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۵ء کو ان اسامیوں کو پُر کرنیکے لئے ہوگا جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا سیکرٹریٹ کے منسٹریل اسٹیبلشمنٹس اور ملحقہ دفاتر میں اسسٹنٹس اور کلرکوں کے تقرر کیلئے یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک خالی ہونگی۔ فیس داخلہ مبلغ ۲۰ روپے ہوگی اور امتحان الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ مدراس اور شملہ کے مقامات پر منعقد ہوگا۔ کوئی آدمی جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹریٹ یا گورنمنٹ آف انڈیا کے کسی ملحقہ یا ماتحت محکمہ سے خواہ وہ ہندوستان میں واقع ہو۔ یا کسی دوسری جگہ تخفیف کے ماتحت علیحدہ کر دیا گیا ہو۔ جس کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ۴۰ سال سے زیادہ ہو۔ امتحان میں ان شرائط کے ماتحت جو کہ امتحان کے متعلق نوٹیفکیشن میں شائع شدہ ہیں۔ شریک ہو سکیگے۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

بلدہ حیدر آباد دکن میں دو تبلیغی جلسے

بتاریخ ۹ و ۱۰ محرم ۱۳۵۴ھ حسب دستور قدیم جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کی طرف سے احمدیہ جوبلی ہال واقع چمن افضل گنج واحمدیہ لیکچر ہال زیر کٹہ تالاب میں بجلہ دو تبلیغی جلسے منعقد ہوئے جلسوں کے انعقاد کا اعلان بذریعہ اشتہارات دستی و پوسٹر کیا گیا تھا۔ مقامی اخبارات میں بھی اس کے متعلق اطلاعات شائع کرائی گئی تھیں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی و مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی تقاریر حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعات اور موجودہ زمانہ میں اسلام کے لئے حسینی ہونے کے بارے میں لطیف و دلنشین پیرایہ میں ہوئیں۔ اور ضمناً شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق غلط عقائد و باطل توہمات کی پُرزور تردید کی گئی۔ مسلمانوں کو خدمت اسلام کی تحریک کی گئی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بروقت بعثت کا تذکرہ کیا گیا۔ جنہوں نے دنیا کو توجہ دلائی تھی۔ کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید ⁂ دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ان اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضرت امام حسین رضؓ کی بے ادبی کے بارے میں کئے جاتے ہیں اور شعر "کربلا ئیست سیر ہر آنم۔ صد حسین است در گریبانم" کا حقیقی منشاء اور مطلب واضح کیا گیا۔

سامعین میں بڑے بڑے وکلاء و تجار و اعلیٰ عہدہ دارانِ سلطنتِ آصفیہ و علم دوست اصحاب شامل تھے۔ ہر دو جلسے خیر و خوبی کے ساتھ اعلیٰحضرت بندگان عالی شہریار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے جاہ و اقبال و شہزادگان بلند اقبال و شہزادیان ہمایوں فال کی خیرسگالی کی دُعا پر ختم ہوئے۔

(محمد عبد القادر صدیقی سکرٹری تبلیغ حیدر آباد دکن)

سرائے عالمگیر میں احراریوں کی بدزبانی

۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء احراریوں نے سرائے عالمگیر تحصیل کھاریاں میں جلسہ کر کے نہایت اشتعال انگیز۔ اور بے حد منافرت پھیلانے والی تقاریر کیں۔ شریف طبقہ کے لوگ ہندو مسلم احراریوں کے اس احمدی آزار رویہ سے نالاں ہیں۔

احراری ملا نور العین امام مسجد ۱/۲ ٹریننگ بٹالین چھاؤنی جہلم سخت بدزبانی کی۔ اسی طرح ولایت شاہ گجراتی نے تقریر کرتے ہوئے زہر اگلا۔ اور دیہاتی لوگوں کو قتل و خونریزی کی تحریک کی۔ ہم ذمہ وار افسران ضلع گجرات کی خدمت میں ملتمس ہیں۔ کہ وہ احراری مولویوں کو بدکلامی اور فحش کلامی سے روکیں۔ (نامہ نگار)

(بقیہ صفحہ ۳)

خواہش کی حکومت نے ان کی غیر معمولی قابلیت دیکھکر اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ منصب پیش کیا اور انہوں نے منظور کر لیا۔ مگر ہم احراریوں کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ نہ ہم اور نہ خود جناب چودھری صاحب اس عہدہ کو اپنی زندگی کا معراج سمجھتے ہیں۔ بے شک یہ ملک اور قوم کی خدمت کرنے کا ایک بہترین موقعہ ہے جو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جناب چودھری صاحب موصوف کو توفیق دیگا۔ کہ اپنے فرائض سے عمدگی کیساتھ عہدہ برآ ہو سکیں۔ لیکن اسکے متعلق یہ خیال کرنا کہ یہ عہدہ صرف اپنی دنیوی شان و شوکت کے لحاظ سے جناب چودھری صاحب کے نزدیک یا جماعت احمدیہ کے نزدیک باعث افتخار ہو سکتا ہے۔ یہ قطعاً صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا ملنا یا نہ ملنا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

ان حالات میں احراریوں کا صرف اس بناء پر مخالفت کرنا کہ جناب چودھری صاحب موصوف احمدی ہیں۔ اور ان کی قابلیت اور ملکی و قومی خدمات کو نظر انداز کر دینا اتنی شرمناک تنگدلی اور تنگ نظری ہے۔ جس کی توقع احراریوں کے سوا اور کسی سے نہیں کی جا سکتی اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ جمہور مسلمان نہ ...

تھوپور میں کامیاب مناظرہ

۱۷ مارچ۔ تھوپور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں وفات مسیح۔ ختم نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مناظرہ ہونا قرار پایا۔ اور ہر ایک مضمون کے لئے غیر احمدیوں کے اصرار پر ایک ایک گھنٹہ وقت رکھا گیا ہو۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی نور حسن صاحب گھر جاکھی مناظر مقرر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل۔ مناظرہ رات کے ۹ بجے سے ۱۲ بجے رات تک جاری رہا۔ جس میں ہر سہ مسائل پر از روئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ مہذبانہ اور مدلل بحث ہوئی۔ وفات مسیح پر دس دلائل اجرائے نبوت غیر تشریعی پر دس دلائل اور ختم نبوت کی تشریح کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سات دلائل ہماری طرف سے پیش کئے گئے۔ جن کا کوئی مدلل اور معقول جواب غیر احمدیوں کی طرف سے نہ دیا گیا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع میں حضور کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراضات کئے گئے۔ جن کے ہماری طرف سے نہایت مدلل اور معقول جوابات دیئے گئے۔ سامعین پر جو دور دور کے مواضعات سے جمع ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا۔ سامعین نے دلائل کی رو سے ہماری فتح کو تسلیم کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مناظرہ کو یہاں کے لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین۔ (نامہ نگار)

وصیتیں

نمبر ۲۴۶۲ء۔ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرب صاحب قوم شیخ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد بصورت زیور مبلغ ۵۰ روپیہ اور بصورت مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کچھ حصہ زندگی میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی . . . . اگر کوئی جائداد بوقت وفات میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ خدیجہ بیگم نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد۔ شیخ عبدالقادر مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ گواہ شد۔ عبدالرب بقلم خود

نمبر ۳۰۰ء۔ منکہ امام بخش ولد خدا بخش قوم جٹ سندھو پیشہ کاشتکاری عمر تخمیناً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن گوئیکی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی سات بیگھ واقعہ رقبہ گوئیکی تحصیل و ضلع گجرات تفصیل ذیل ہے۔ چاہی ۴ بیگھہ بارانی ۳ بیگھہ جس کی قیمت قیمتاً -/۱۱۰۰ روپیہ ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ ۳۰/۶/۳۴ کاتب بشیر احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ گوئیکی ضلع گجرات

العبد۔ امام بخش ولد خدا بخش قوم جٹ سندھو نشان انگوٹھا مذکورہ بالا

گواہ شد۔ امام الدین امیر جماعت احمدیہ جسوکی آنریری انسپکٹر بیت المال گوئیکی بقلم خود

گواہ شد۔ بشیر احمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گوئیکی تحصیل و ضلع گجرات

نمبر ۳۸۵۲ء۔ منکہ مولوی عبدالحق ولد مولوی سید میر قوم پٹھان پیشہ اپیل نویس عمر ۵۵ سال بیعت ستمبر ۱۹۲۰ء ساکن سوسل ڈاکخانہ جابی تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ حال اپیل نویس ایبٹ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مکان سکونتی موضع سوسل مالیتی تقریباً چار سو روپیہ اراضی تقریباً ۲۴ کنال واقعہ سوسل جو کہ پیشتر از یں مبلغ آٹھ سو میں رہن بالقبضہ ہے۔ اور اس کی بازاری قیمت تقریباً بارہ سو روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ پیشہ اپیل نویسی پر ہے۔ جو کہ ماہوار تقریباً ۸۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ مکان کی سکونتی واقعہ ایبٹ آباد ہے۔ جس کے ملبہ اور تعمیر کا میں مالک ہوں۔ اور سہل تحتی مکان تیس روپے سالانہ ٹھنڈر پر حقوق باشندگی حوالی میرے پاس ہے۔ جس کی قیمت ملبہ تعمیر قریباً تین ہزار ہے۔ اور اس بار کفالت قرضہ قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ المرقوم ۲۶ دسمبر العبد۔ عبدالحق اپیل نویس مردان۔ گواہ شد۔ حکیم عبدالواحد ساکن بالاکوٹ گواہ شد۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ فیروزپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۸ اپریل کل بریڈ لاڈ ہال کے نزدیک ایک مالی جگہ کھود رہا تھا۔ کہ تین فٹ کے قریب زمین کھودنے پر اس کا کدال کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ باہر نکالنے پر معلوم ہوا کہ بم ہے۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ یہ جگہ جہاں سے بم برآمد ہوا ہے۔ اس کوٹھی کے قریب ہے۔ جہاں ۱۹۳۰ء میں بہت سے بم پکڑے گئے تھے۔ اس زمانہ میں یہ کوٹھی انقلاب پسندوں کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اور انہوں نے بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کو چھڑانے کے لئے جیل پر ایکشن کرنے کی سازش کی تھی:

نیو دہلی۔ ۱۸ اپریل علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے انتخاب کے سلسلے میں خوب سرگرمی کا اظہار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب میں خوب مقابلہ کی توقع ہے۔ ۱۵۰ ممبران بورڈ پہنچ چکے ہیں۔ جن کے متعلق یقین ہے کہ وہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی حمایت کریں گے۔ کل سر شاہ سلیمان صاحب کے زیر صدارت کورٹ کی میٹنگ ہوگی:

علی گڑھ ۱۸ اپریل ریلوے سٹیشن پر جب ہزاروں مسلمان حاجیوں کے خیر مقدم کے لئے جمع تھے۔ علی گڑھ یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ کے لئے کنویسنگ کرتے ہوئے مولانا شوکت علی جوش میں آگئے۔ اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ جس میں ایک مسلمان تاجر کو ضربات آئیں۔ ایک اور شخص بھی مجروح ہوا۔ دونوں ہسپتال پہنچا دیئے گئے ہیں۔ طلباء میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے

کراچی۔ ۱۸ اپریل آج کسٹمز افسروں نے ایک ساٹھ سالہ مسلمان عورت کو گرفتار کرلیا۔ جو حج کرکے واپس آرہی تھی۔ اس کے پاس سے چاندی کے ٹکڑے برآمد ہوئے جنہیں وہ ناجائز طور پر ہندوستان میں درآمد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جامہ تلاشی پر اس کے سر کے بالوں میں سے کارتوس برآمد ہوئے۔ جو اس نے نہایت چالاکی سے چھپائے ہوئے تھے۔ عورت کو گرفتار کرکے آرمز ایکٹ کے ماتحت چالان کر دیا گیا ہے

لاہور ۱۸ اپریل ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ پنجاب برانچ میں اس وقت تک ۳۶۳۹۴۳ روپے گیارہ آنے جمع ہو چکے ہیں:

برلن۔ ۱۷ اپریل جرمنی میں جبری بھرتی کے اعلان کی مذمت کے متعلق فرانس کی تحریک پر لیگ آف نیشنز نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس سے برلن میں سخت بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ برلن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ ریزولیوشن کے نتیجہ کے طور پر یورپین اقوام کے درمیان کشیدگی بڑھ جائیگی اور جرمنی کی لیگ آف نیشنز میں واپسی کا امکان اور بھی کم ہو جائے گا۔

جنیوا ۱۸ اپریل ایم لاول اور لیٹونف کے درمیان فرانس اور روس کے درمیان باہمی امداد کے معاہدہ کی عام لائنوں کے متعلق مکمل تصفیہ ہوگیا ہے۔ اب اس کو دونوں ملکوں کی حکومتوں کے آگے رکھا جائیگا:

رنگون ۱۸ اپریل میونگیا کا شہر آگ لگ جانے کی وجہ سے جل کر راکھ ہوگیا ہے۔ نقصان کا اندازہ آٹھ لاکھ کیا جاتا ہے:

اوٹاوہ ۱۷ اپریل ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر کینیڈا کے تمام قیدیوں کو جزوی معافی دی جائے گی۔ جو فی سال ایک ماہ ہوگی:

آگرہ ۱۷ اپریل پولیس نے کل کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے دفتر کی تلاشی لی۔ اور کچھ کاغذات اور فوٹو لے گئی۔ پارٹی کے کچھ ممبر یادیسکر ریاست جے پور کی طرف جاتے ہوئے گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

جنیوا ۱۷ اپریل جاپان نے لیگ آف نیشنز سے قطع تعلق کا جو نوٹس دے رکھا تھا۔ اس کی میعاد ۲ سال تھی۔ جو کل ختم ہوگئی اب جاپانی نمائندہ کی سیٹ روسی نمائندہ کو دیدی گئی ہے:

دہلی ۱۸ اپریل ریاست گوالیار کے ایک گاؤں پر ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا۔ اور ایک ساہوکار اور پٹواری کو اٹھا کر جنگل میں لے گئے۔ اور بعد میں دس ہزار روپیہ زرفدیہ لے کر انہیں رہا کیا۔ پٹواری کے بھائی کو ہلاک اور بیوی کو سخت زخمی کر دیا گیا۔ ریاست میں یہ اپنی قسم کا دوسرا واقعہ ہے:

دیناج پور ۱۸ اپریل کل یہاں بنگال پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا آغاز ہو رہا ہے۔ تمام سکولوں کے نام احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ طلباء اور استاد اس میں کوئی حصہ نہ لیں:

جنیوا ۱۷ اپریل لیگ کونسل نے ۱۲ ممالک یعنی برطانیہ۔ کینیڈا۔ اسپین۔ فرانس۔ ہنگری۔ اٹلی۔ ہالینڈ۔ پرتگال۔ ٹرکی۔ روس پولینڈ اور یوگوسلاویہ کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو اس ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کا انتظام کرے گی۔ کہ اگر مستقبل قریب میں کوئی ملک اپنی یکطرفہ کارروائی سے بین الاقوامی ذمہ داریوں سے آزاد ہوکر امن عالم کو خطرہ میں ڈالنے کا باعث بنے۔ تو اس سے اقتصادی تعلقات منقطع کرلئے جائیں:

سنگاپور (بذریعہ ہوائی ڈاک) گذشتہ سال جاپانی سراغ رسانوں کی طرف سے سنگاپور کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جو ناکام رہی۔ ایسی کوششوں کو روکنے کے لئے سٹریٹ سیٹلمنٹ لیجسلیٹو کونسل میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے جس کے رو سے جاسوسوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے گورنر سنگاپور کو وسیع اختیارات دیئے جائیں گے:

کانپور ۱۸ اپریل آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا اجلاس برما کے ایک بدھ بھکشو اوٹاما کی صدارت میں شروع ہوا۔ آپ نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا۔ کہ بودھ ہندو ہی ہیں۔ جو لوگ برما کو ہندوستان سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ اور بودھوں و ہندوؤں میں تمدنی اختلاف کی وجہ سے برما کی ہندوستان سے علیحدگی کے حامی ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ بھگوان بدھ پکے ہندو تھے۔ اور انہوں نے اس دھرم کی بنیاد ڈالی کو وسیع کر دیا تھا۔ کیپٹن ایوارڈ ایک مذاق ہے جو ہندوستان سے کیا گیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کی تنسیخ کے لئے انگلستان میں ڈیپوٹیشن لے جانا کسی طرح بھی مفید نہ ہوگا:

پیرس ۱۸ اپریل کچھ عرصہ ہوا فرانس میں مختلف ممالک کے ۲۱ مرد اور عورتیں اس بناء پر گرفتار کی گئی تھیں۔ کہ وہ فرانس کی جنگی تیاریوں اور خفیہ رازوں کو معلوم کرنے آئے ہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔ جس کا فیصلہ سنایا گیا ہے۔ اور سب کو پانچ سال سے ایک سال تک مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۸ اپریل ایڈیٹر امرت بازار پتر کا کو توہین عدالت کے الزام میں چند روز ہوئے جو سزا دی گئی تھی۔ اس کے متعلق آج ہائیکورٹ میں درخواست دی گئی۔ کہ ملزم کو پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت دی جائے۔ درخواست کا فیصلہ آئندہ پیشی پر ہوگا:

پٹیالہ ۱۸ اپریل کل مہندرا کالج کی عمارت پر بجلی گری۔ جس سے کئی جگہ سے شدید نقصان نہ ہوا:

فیلاڈلفیا ۱۸ اپریل آئرش سفیر متعینہ امریکہ نے ایک پبلک جلسہ میں اعلان کیا۔ کہ آئرلینڈ نے اپنی آزادی جنگ کے ایام میں امریکہ سے جو ساٹھ لاکھ ڈالر کی رقم قرض لی ہوئی ہے۔ وہ تمام کی تمام مع سود ادا کی جائے گی:

لنڈن ۱۸ اپریل مسٹر لنبا داس نے برطانوی پریس میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ کہ سلور جوبلی کے پروگرام کا یہ حصہ کہ مختلف شہروں میں پہلے بیلوں کی پریڈ کرائی جائے گی۔ اور پھر انہیں ذبح کرکے گوشت کو بازاروں میں ہی مفت غرباء میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ ہندوؤں کے لئے بہت دلآزار ہے۔ کیونکہ گائیوں اور بیلوں کی تعظیم ہندو مذہب کا جزو ہے۔ اس لئے جوبلی پروگرام کے اس حصہ کو منسوخ کر دیا جائے۔

لاہور ۱۷ اپریل کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی اعلان کرتے ہیں کہ السنہ شرقیہ کے امتحانات یعنی وشارد۔ اشاستری۔ مولوی۔ مولوی عالم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا (ایڈیٹر غلام نبی)